مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵- فروری- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب کو علاقہ سری نگر میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

معرفت کے انمول موتی

۱۔ "اے دوستو! اگر تم چاہتے ہو۔ کہ ایمان کو شیطان کے ہاتھ سے بچا کر آخری سفر کرو۔ تو کسی انسان کو فوق العادت خصوصیت سے مخصوص مت کرو کہ یہی وہ گندہ چشمہ ہے جس سے شرک کی نجاستیں جوش مار کر نکلتی ہیں۔ اور انسانوں کو ہلاک کرتی ہیں۔ پس تم اس سے اپنے آپ کو اور اپنی ذریت کو بچاؤ۔ کہ تمہاری نجات اسی میں ہے۔" (تحفہ گولڑویہ حاشیہ صلا)

۲۔ "اے لوگو! خوب یاد رکھو۔ کہ یہ خوبصورت پہلوان کہ جو جوانی کی تمام قوتوں سے بھرا ہوا ہے یعنے اسلام یہ صرف ایک ہی دفعہ دجال کے ہاتھ سے قتل ہونا تھا۔ سو جیسا کہ مقدر تھا یہ مشرقی زمین میں قتل ہو گیا۔ اور نہایت بیدردی سے اس کے جسم کو چاک کیا گیا۔ اور پھر دجال نے یعنے اس کی عمر کے خاتمہ نے چاہا۔ کہ یہ جوان زندہ ہو۔ چنانچہ اب وہ خدا کے مسیح کے ذریعہ سے زندہ ہو گیا۔ اور اب سے اپنی تمام طاقتوں میں دوبارہ بھرتا جائے گا۔ اور پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ ولا ترد علیہ موتۃ الاموتۃ الاولیٰ۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ)

۳۔ "جو لوگ خدا کا الہام پانے والے اور خدا کے خاص جذبہ سے اس کی طرف کھینچے ہوئے ہیں۔ نبیوں کے رنگ میں ہیں۔ اور جو لوگ اُن میں سے بذریعہ اپنے اعمال کے صدق اور اخلاص دکھلانے والے۔ اور ذاتی محبت سے بغیر کسی غرض کے اللہ تعالے کی عبادت کرنے والے ہیں۔ وہ صدیقوں کے رنگ میں ہیں۔ اور جو لوگ ان میں سے آخری نعمتوں کی امید پر دکھ اٹھانے والے اور جزا کے دن کا بچشم دل مشاہدہ کر کے جان کو ہتھیلی پر رکھنے والے ہیں۔ وہ شہیدوں کے رنگ میں ہیں۔ اور جو لوگ ان میں سے ہر ایک فساد سے باز رہنے والے ہیں۔ وہ صلحاء کے رنگ میں ہیں؛

تحریک جدید سال چہارم کا چندہ جلد ادا کیا جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی "تحریک جدید سال چہارم" میں ہندوستان کی جماعتوں کے لئے لبیک کہنے کا وقت گذر چکا ہے احباب کو معلوم ہے۔ کہ یہ چندہ طوعی اور اختیاری ہے۔ مگر جس قدر جلدی ادا ہو جاوے۔ اسی قدر زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ پس زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ احباب اپنے وعدوں کو جلد تر پورا کریں تا ان کو زیادہ ثواب ملے۔ جن دوستوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ دسمبر یا جنوری میں ادا کریں گے۔ مگر کسی وجہ سے ادا نہیں کر سکے۔ انہیں اپنا چندہ اس ماہ میں ادا کر دینا چاہیئے۔ تا ان کا وعدہ پورا ہو جائے۔ اور فروری میں ادا کرنے والے احباب بھی ادا کرنے کی فکر کریں۔ جن دوستوں نے قسط وار ماہوار ادا کرنا ہے۔ وہ بھی گذشتہ قسط اگر ان پر واجب ہے۔ ادا کریں۔ اور اپنی قسط ماہ بماہ ادا کرتے جائیں۔ تا زیادہ قسطیں جمع ہو کر انہیں بوجھ محسوس نہ ہو۔ پس سال چہارم کے وعدے جلد سے جلد ادا کرنے کی طرف مخلصین کو توجہ کرنی چاہیئے +

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

۶ مارچ ۱۹۳۸ء کا یوم التبلیغ

امسال غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کے لئے ۶ مارچ ۱۹۳۸ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ ہر مقام کی احمدی جماعت کو اپنے اپنے مقام کے مناسب پروگرام تجویز کر کے اس پر عمل کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔

یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے کہ تبلیغ اسلام نہایت احسن اور عمدہ طریق سے کی جائے۔ تبلیغی گفتگو میں کسی کی دل آزاری کا شائبہ تک نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر کوئی درشتی اور سختی سے بھی پیش آئے۔ تو اسے برداشت کرنا چاہیئے۔ اور اعلےٰ اسلامی اخلاق کا اظہار کرنا چاہیئے +

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان۔

ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی کی سماعت

۹ فروری کے "الفضل" میں ہائی کورٹ لاہور میں درخواست نگرانی کی تاریخ غلطی سے ۱۴ فروری درج ہو گئی تھی۔ دراصل تاریخ سماعت ۱۸ فروری ہے۔ احباب اس بارے میں اپنی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

عید فنڈ اور کھال قربانی

مرکز کی طرف سے کھال قربانی اور عید فنڈ کی فراہمی کے لئے جماعتوں کو تحریک عید سے قبل بھجوائی گئی تھی۔ اب چونکہ عید ہو چکی ہے۔ اس لئے سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ تمام فراہم شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

غافل نہ بھول حسرتیں روزِ نشور کی

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

عبرت کا ہے مقام یہ منزل غرور کی
کل تک جو تھے سفینہ کے راکب بنے ہوئے
مدت تلک سمجھتے رہے جنکو بے قصور
کہتے تھے پاک اب ہیں تقدس کے برخلاف
محمود نام رکھا ہے ربّ علیم نے
عالم ہے جسکے دور میں اک جلوہ گاہ حق
دوزخ کا لطف کیا تجھے جنت کو چھوڑ کر
ہے باب توبہ وا ابھی کر خود ہی تو نہ بند
ہے وقت اب بھی گر تجھے توبہ نصیب ہو
جب تک شجر سے شاخ کا پیوند ہے درست
مخفی نہیں ہے حالتِ اہلِ پیام کچھ
بغض و عنادِ جوشِ حسد سے جو بڑھ گیا
گندے ہیں گند پھینکتے ہیں۔ اہلبیت پر
تقوےٰ کا جب لباس ہوا انکا تار تار
چشم فساد انکی ہوئی شپرہ مثال
ضد ہے خدا سے کہتا ہے محمود وہ جسے
کہتے ہیں اہلِ بیت مسیحا کے ضال ہیں
قائم ہو جو پاک بہشتی ہے مقبرہ
بدتر ہر ایک بد سے ہے ان کی نگاہ میں
فخرِ رسل کہے جسے وحی مسیحؑ پاک
رونق جہاں کی اب اسی جانِ جہاں سے ہے
ملاں کی نصرتیں ہیں ہر اک طعن کا جواب
اسے ظلم کرنیوالو۔ کرو توبہ ظلم سے

سرِّ نہاں ہے۔ حدِّ عواقب امور کی
سوجھی ہے۔ انکو غرق میں بہرہ عبور کی
اب شکل ان میں دیکھیں وہ اپنے قصور کی
حالت تضاد سے گری ایسی شعور کی
مذموم اسکو کہنا مذمت ہے نور کی
نفس کلیم سے اسے نسبت ہے طور کی
غافل نہ بھول حسرتیں روزِ نشور کی
رحمت بجوشِ عفو ہے ربِّ غفور کی
مشکل ہے لوٹنا گیا منزل جو دور کی
سر سبز ہے وگرنہ ہے لکڑی تنور کی
ہر روز سوجھتی ہے انہیں دُور دُور کی
حالت بجائے صدق ہوئی کذب و زور کی
جاتی رہی ہے جس سے نسبت طہور کی
خوگر طبائع ہو گئیں فسق و فجور کی
ظلمت پسند آئی عداوت سے نور کی
مذموم یہ بتائیں کہ خو ہے شرور کی
تکذیب ہے یہ صاحب وحی طہور کی
خفت کریں یہ جنتی اہل قبور کی
شائع ہوئیں بشارتیں جسکے ظہور کی
عادت دکھائیں اس کو یہ کلب عقور کی
اب شان حشر ہے اسی نفخہ صور کی
لیکن تسلی ہو نہ سکے بد شعور کی
ورنہ ہے آہ صاعقہ عبد صبور کی

پاکوں کے اتہام سے ویراں ہوا اک جہاں
غیرت ہلاک کرتی ہے ربّ غیور کی

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) خواجہ محمد صدیق صاحب ہلیث فارم انسپکٹر دہلی اپنے مستقل ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار محمد الدین کارکن الفضل۔ (۲) میری دو بہنیں وُومن میڈیکل سکول آگرہ میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ امسال ان کا آخری امتحان ہوگا۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار۔ سردار بشارت احمد قادیان (۳) میرے خُسر میاں رکن الدین صاحب متوطن ہرچہ کے بیمار اور بہت کمزور ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار رفیق احمد بھٹی کاتب الفضل۔

ولادت ۵ فروری میرے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکی تولد ہوئی جسکا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صالحہ بیگم رکھا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولودہ کو نیک اور خادم دین بنا کر عمر دراز عطا فرمائے خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ

عیدالاضحیٰ کی تقریب پر افسوسناک فسادات

عیدالاضحیٰ مسلمانوں کی ایک نہایت متبرک تقریب ہے - اور اس کے متعلق اسلام نے جو احکام دیئے ہیں - ان پر عمل کرنا ہر مُسلمان اپنا مقدس مذہبی فرض سمجھتا ہے لیکن نہایت ہی افسوس اور رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے - کہ ایک عرصہ سے اس موقعہ پر ہندوستان کے کسی نہ کسی حصہ میں مسلمانوں کو برادران وطن کے ہاتھوں نہایت المناک مظالم اور شدائد کا ہدف بننا پڑتا ہے - اب کے نئی ملکی اصلاحات کے ماتحت پہلی دفعہ یہ تقریب آئی تھی اور چونکہ نظام حکومت میں بہت کچھ دخل اہل ہند کا ہوچکا ہے - اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے حقوق اور مفادات کی ذمہ واری اپنے اپنے صوبہ کے نمائندوں کے کندھوں پر پڑ چکی ہے - اس لئے امید کی جاسکتی تھی - کہ مسلمانوں کو اس مذہبی تقریب کی ادائیگی میں کسی جگہ کوئی مشکل نہ پیش آئے گی - مگر یہ امید بر نہ آئی - اور نہایت رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے - کہ ہندوستان کے کئی ایک مقامات میں لڑائی جھگڑے اور کشت وخون تک نوبت پہونچ گئی - حتےٰ کہ پنجاب میں بھی جہاں مسلمان وزراء کی معمولی سی کثرت کی وجہ سے اسلامی حکومت خیال کی جاتی ہے - مسلمان یہ تقریب امن سے نہ منا سکے - چنانچہ دہلی سے ایک سو میل کے فاصلہ پر حصار میں اس موقعہ پر فساد ہوگیا - ہندو اخبارات نے اس فساد کی وجہ یہ بیان کی ہے - کہ قربانی کے سلسلہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک نمائندہ جلسہ میں جس میں حکام بھی موجود تھے - فیصلہ ہوا تھا - کہ قربانی کی گائے کا نہ جلوس نکالا جائے گا - اور نہ کسی کھلی جگہ میں قربانی کی جائے گی - لیکن اس کے خلاف مسلمانوں نے ایک گائے کا جلوس نکالا - اور پرائیویٹ جگہ میں قربانی کرنے کی بجائے کھلی جگہ میں قربانی کی - لیکن حکومتِ پنجاب نے اسے بالکل غلط قرار دیتے ہوئے یہ اعلان کرایا ہے کہ مسلمانانِ حصار نے عید کے دن گائے کا جلوس نہیں نکالا - اور فساد اس محلہ سے شروع نہیں ہوا - جس کے متعلق معاہدہ ہوچکا تھا - بلکہ اس کی ابتدا شہر کے دوسرے حصوں سے ہوئی ؛

اس سے ظاہر ہے - کہ مفسد پہلے سے ہی مسلمانوں کی اس مذہبی تقریب میں دست اندازی کرکے فساد برپا کرنے کے لئے تلے ہوئے تھے - اور آخر انہوں نے فساد کرا ہی دیا - جس میں دو ہندو - اور ایک مسلمان مارا گیا - اور تین سخت زخمی ہسپتال میں داخل ہوئے ؛

اس سے بھی زیادہ المناک حادثہ دارالحکومت پنجاب کے قریب ضلع لاہور کے ایک گاؤں پوہلے میں ہوا - جہاں گیارہ سکھوں نے برچھیوں - ٹکوؤں - اور لاٹھیوں سے مسلح ہوکر گاؤں کے غریب مسلمانوں پر حملہ کردیا - جبکہ وہ ایک مکان کے اندر قربانی کے لئے بکرا ذبح کر رہے تھے - حملہ ہونے پر کچھ لوگ تو جان بچا کر بھاگ گئے - مگر چھ مسلمانوں کو بُری طرح مجروح کردیا گیا - جن میں سے دو کی حالت نازک بتائی جاتی ہے ؛

اس ظلم کی شدت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے - کہ زخمی مسلمان شام تک بے بسی کی حالت میں پڑے رہے - اور قربانی کا گوشت کتوں نے کھایا - اس واقعہ کی اطلاع جب متعلقہ تھانہ بھی ڈھنڈیں دی گئی - تو کہا جاتا ہے کہ سب انسپکٹر نے مظلوم مسلمانوں کی امداد کے لئے کوئی کارروائی نہ کی ؛

اس گاؤں کی مُسلمان آبادی کمین اور مزدور پیشہ افراد پر مشتمل ہے جو سکھ زمینداروں کے مظالم کے مقابلہ میں بے بس ہے - ضلع لاہور کے سکھ اکثریت کے دیہات میں مسلمانوں پر آئے دن جو چیرہ دستیاں ہوتی رہتی ہیں - اس وقت یہ گاؤں ان کی سب سے زیادہ دردناک مثال پیش کر رہا ہے ؛

بکرے کی قربانی - اور وہ بھی ایک مکان کے اندر کرنے پر سکھوں کا مسلمانوں پر اس قدر وحشیانہ حملہ ظاہر کرتا ہے - کہ جن دیہات میں سکھوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کے خلاف وہ اپنے مظالم کو انتہا تک پہونچا رہے ہیں - انہیں نہ حکومت کا ڈر ہے - نہ خدا کا خوف - وہ کھلے بندوں مُسلمانوں کو نشانۂ ستم بنا رہے ہیں - اور حقیقت تو یہ ہے - کہ جب سے یونی نسٹ حکومت پنجاب میں قائم ہوئی ہے - سکھوں نے وہ ادھم مچا رکھا ہے - کہ جس کی نظیر ان کی سابقہ زمانہ کی چیرہ دستیوں میں بھی نہیں ملتی - اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو رہا ہے - کہ سکھوں کے علاقوں میں بسنے والے مسلمان اپنے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ مشکلات میں پاتے ہیں - یونی نسٹ حکومت کو چاہیئے - کہ خصوصیت سے اس طرف توجہ کرے تاکہ مظلوم مسلمان آرام کا سانس لیں - اور اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کے قابل ہوسکیں ؛

یو - پی کے شہر گورکھپور میں حکام کی طرف سے قربانی پر ایسی پابندیاں عائد کی گئیں - کہ وہاں کے مسلمان مجبور ہو کر سول نافرمانی کے لئے آمادہ ہوگئے - اور ان کی راہ نمائی مسٹر محمد فاروق - ایم - ایل - اے نے کی - اور جب انہیں گرفتار کرلیا گیا - تو ان کی جگہ مسٹر رضوان اللہ ایم - ایل - اے نے لے لی ؛

یو - پی کے بعض اور مقامات سے بھی فسادات کی خبریں شائع ہوئی ہیں - ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر محب وطن ہندوستانی کا سر شرم وندامت سے جھک جانا چاہیئے - اور اسے سمجھ لینا چاہیئے - کہ ہندوستان کی بدبختی کا زمانہ ابھی ختم ہونے والا نہیں - بھلا وہ ملک جہاں اس کی سب سے بڑی اقلیت کو اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں برادران وطن کی طرف سے اس قدر مشکلات اور مصائب کا سامنا ہو - اس میں اتحاد پیدا ہونے کا وہم بھی کب ہوسکتا ہے - اور جب اتحاد نہیں پیدا ہوسکتا - بلکہ لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں - تو ترقی اور خوشحالی اور آزادی بھی ممکن نہیں ؛

کاش اہل ہند غور وفکر سے کام لیں - ایک دوسرے کے ساتھ رواداری کا سلوک کریں - کسی کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دیں - اور مل کر ملکی ترقی کے لئے جد وجہد کریں ؛

وزارتِ بہار کا فیصلہ

معلوم ہوتا ہے - سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر وزیر اعظم بہار اور گورنر کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکا - یہی وجہ ہے کہ مقدم الذکر نے قطعی فیصلہ کرلیا ہے - کہ جدید آئین کے ماتحت انہیں جو اختیارات حاصل ہیں - ان کے مطابق سیاسی قیدیوں کو رہا کردیا جائے - بیان کیا جاتا ہے - کہ اس سلسلہ میں احکام بھی جاری کردیئے گئے ہیں - اس مسئلہ پر وزارت شاید آئینی تعطل پیدا کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گی -

کانگرس نے ابھی اس امر کا فیصلہ نہیں کیا - کہ آیا کانگرسی وزارتوں کو اس مسئلہ پر مستعفی ہوجانا چاہیئے - یا نہیں - امید کی جاتی ہے - کہ ہری پورہ کے اجلاس کانگرس میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ ہوجائیگا - اور خیال کیا جاتا ہے کہ کانگرس اس مسئلہ پر

موعود جملہ ادیان ہندوستان میں کیوں مبعوث ہوا

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

دو چار دن کی بات ہے۔ کہ ایک عزیز مبلغ نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہندوستان میں کیوں مبعوث ہوئے اور کیا وجہ ہے کہ یہ بعثت نبوت کسی اور ملک کی قسمت کے لئے باعث سعادت نہ ہوئی۔ یہ سوال میں نے اور بھی کئی دفعہ سنا ہے۔ اس کا اصل جواب تو یہی ہے۔ کہ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہٗ (القرآن) یعنی اللہ تعالےٰ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے۔ کہ کہاں اس کی پیغامبری کا نزول ہو۔ وہ اپنی مصلحتوں اور اس شخص اور ملک۔ اور حالات کی بنا پر جہاں مناسب سمجھتا ہے۔ وہاں اپنی نبوت بھیجتا ہے تاہم بعض ظاہر باتیں ایسی بھی ہیں۔ جن کو دیکھ کر ایک غور کرنیوالا شخص یہ بات ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ واقعی مسیح محمدی یعنی موعودِ جملہ ادیان کے لئے ہندوستان ہی کی سرزمین پر نازل ہونا موزوں و مناسب تھا منجملہ ان وجوہات کے ایک وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان تمام معروف مذاہب یا مشہور مذہبی عقائد کا اکھاڑہ ہے۔ کونسا مذہب یا مذہبی عقیدہ ہے۔ جس کے پابند یہاں نہیں پائے جاتے۔ انسانوں کی قربانی کرنے والے بچوں کو ذبح کر کے بتوں کی نیاز چڑھانے والے۔ مردار خوار۔ ذرہ ذرہ مخلوقات کو خدا سمجھنے والے سے لے کر تین خدا اور ایک خدا بلکہ صفر خدا تک کے ماننے والے یہاں موجود ہیں۔ مشہور مذاہب میں سے مسلمان۔ زرتشتی۔ عیسائی۔ یہودی بدھ۔ آریہ سکھ۔ جینی بت پرست۔ دہریے سب یہاں بستے ہیں۔ اور مذہبی امور میں دلچسپی لیتے ہیں۔ یورپ ایشیا۔ امریکہ افریقہ کے تمام ممالک پر نظر دوڑاؤ ہرگز کوئی ایک ملک بھی ایسا نظر نہیں آئیگا جہاں یہ مذہبی میلا لگا ہوا ہو۔ مثلاً انگلستان و جرمنی خالص عیسائی ممالک ہیں ایران و عرب مسلمان۔ چین و جاپان بدھ۔ اسی طرح اور ممالک پر قیاس کر لیں۔

پھر نہ صرف یہاں مذاہب جمع ہیں بلکہ امن اور آزادئ مذہب بھی تمام دنیا سے زیادہ ہندوستان میں ہے۔ امن تو ظاہر ہے۔ مگر یہ معلوم کر کے آپ تعجب کریں گے۔ کہ مذہب کی آزادی جس قدر ہندوستان میں ہے۔ ویسی امریکہ میں بھی نہیں۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ آزاد ہونے کا مدعی ہے۔ کیونکہ یہ وہی ملک تو ہے جہاں دو دفعہ ہمارے مبلغین کو صرف یہ عقیدہ رکھنے پر ہی داخل ہونے سے روکا گیا ہے۔ کہ وہ تعدد ازدواج کے قائل تھے روس اور جرمنی میں جو مذہبی آزادی ہے وہ لوگوں کو معلوم ہے۔ اور انگلستان میں حال میں ہی مذہبی اختلاف کی بنا پر ایک بادشاہ تخت و تاج سے دستبرداری دے چکا ہے۔ باقی سب ملک ان مذکورہ ممالک سے نیچے ہی ہیں۔ اور جو آزادی ان ممالک میں نظر بھی آتی ہے وہ دراصل دہریت کے لئے آزادی ہے مذاہب کے لئے نہیں۔

مذہب کے علاوہ ہندوستان میں آج کل دنیا کی سب مہذب قومیں اور نسلیں آباد ہیں۔ یعنی سامی۔ آرین منگولین۔ سامی تو پٹھان کشمیری اور عرب ہیں۔ آرین میں ہندو۔ ایرانی اور یورپین منگولین میں مغل چینی برہمی۔ نیپالی گورکھے وغیرہ اور غیر مہذب قوموں کا تو کہنا ہی کیا۔ علاوہ مختلف اقوام کے اس ملک میں مختلف تہذیبیں بھی جمع ہو گئی ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں تو ہندوستان کی تہذیب ایک معجون مرکب ہی ہے یعنی آرین اسلامی اور مغربی تہذیبیں مل کر اور ان میں بدھ یعنے چینی اور سکندری یعنی یونانی اور قدرے مصری تہذیبیں بطور چاشنی کے آمیختہ ہو کر یہ معجون تیار ہوئی ہے۔ سچ پوچھو تو اس خطہ میں وحشی سے وحشی حالات سے لے کر اعلےٰ سے اعلےٰ اخلاقی اور تمدنی حالات پائے جاتے ہیں۔

علاوہ مختلف اہل مذاہب کے یہاں جمع ہو جانے کے ایک اور کمال اس ملک کا یہ بھی ہے۔ کہ یہاں ہر عالمگیر مذہب کے استاد اور اس کی مذہبی کتابوں کی زبان جاننے والے اور پڑھانے والے مل سکتے ہیں۔

دنیا میں اس زمانہ میں ہندوستان ہی ایسا ملک ہے۔ جہاں کے حالات میں عام لوگوں کو اس قدر فرصت وقت اور توجہ ہے۔ کہ وہ مذہب حقہ کے متعلق کچھ تفتیش کر سکیں۔ ورنہ دیگر ممالک خصوصاً یورپین ممالک میں تو لوگ دنیا طلبی اور کمائی کے کاموں میں اتنے منہمک ہیں۔ کہ انہیں اس طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہیں اور اگر فرصت ہو بھی تو توجہ اور دلچسپی بالکل نہیں۔

پھر خود یہ ملک اتنا شیریں اور دلآویز ہے۔ کہ ہر ملک کے لوگ اس کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ خواہ تجارت کے لئے خواہ سیر و سیاحت کیلئے غرض دنیا کے ہر ملک اور زمین کے لوگ کسی نہ کسی وجہ سے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور اس کے باشندوں سے تعلق پیدا کرتے رہتے ہیں۔ سو چونکہ یہ بات عالمگیر تبلیغ کے لئے راہ کھولنے والی ہے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ اس زمانہ کا نبی بھی ایسی ہی جگہ نازل ہوتا تمام دنیا میں ہندوستان ہی وہ ملک ہے۔ جہاں کے لوگوں میں دیگر جملہ ممالک کی نسبت نیکی خدا ترسی اور مذہبی روح سب سے زیادہ موجود ہے۔ ورنہ دوسرے ملکوں کو دیکھو تو سوائے نفس پرستی اور دنیا طلبی اور چند پیسے کمانے میں عمر بسر کر دینے کے کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ ایک صاحب نے ایک دفعہ مجھ سے ذکر کیا کہ مکہ معظمہ میں ہر ملک و قوم کے مسلمان حج کے لئے جاتے ہیں۔ وہاں جس مسلمان کو دیکھو کہ نماز میں باادب کھڑا ہے سجدہ گاہ کی طرف نظر ہے۔ اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا تو سمجھ لو کہ وہ ہندوستانی ہے یہی حال صدقات اور صلہ رحمی اور اوقافِ مذہبی کا ہے۔ سو ہندوستان ہی وہ ملک ہے جہاں اخلاص اور نیکی کی وجہ سے عمدہ کھیتی اور اعلیٰ زمین اس مقدس حارث کے لئے موجود تھی۔ جو اس زمانہ میں روحانیت کا پھل دنیا کو کھلانے کے لئے بھیجا گیا تھا

اس ملک میں علاوہ اہل مذاہب کے تھیوریٹیکل اور فلسفیانہ مظاہرہ کے عملی مظاہرہ بھی ہر مذہب کا نمایاں طور پر موجود ہے۔ جسے دیکھ کر ایک محقق کسی مذہب کی سوشل حالت اور تمام عملی امور کی بابت ایک نہایت عمدہ موازنہ کر سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے۔ کہ کتابی طور پر کسی مذہب کی تفصیل اور اس کے عقائد کے متعلق بحثیں برٹش میوزیم کی کتابوں میں ہندوستان کی لائبریریوں کی نسبت زیادہ مل سکیں۔ مگر عملی اور سوشل تفاصیل جس قدر ہر مذہب کے متعلق ہندوستان میں بچشم خود ایک متلاشئ حق دیکھ سکتا ہے۔ اتنی اور کسی ملک میں ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔ انگلستان میں عیسائیوں کی رسوم زندگی تو بے شک موجود ہوں گی۔ اور کسی حد تک شاید یہودیوں کی بھی۔ مگر یہاں تو آپ مسجدوں میں باجماعت نمازوں کے نظارے۔ مندروں میں پوجا کے حالات۔ رسوم۔ عبادات قربانیاں۔ منگنی۔ نکاح۔ بیاہ شادی براتیں۔ جنازے۔ کفن دفن۔ نعشوں کا جلانا۔ یا گِدوں کو کھلانا۔ عشرہ محرم کا ماتم۔ دسہرہ کا ڈراما۔ دیوالی۔ عید۔ بقرعید حلال حرام لین دین کے رواج پردہ۔ عقیقہ۔ ختنہ

غرض تمدن و معاشرت کے سب پہلو اور تمام حالات کسی مذہب کے متبعین کے چند روز میں ہی بالتفصیل دیکھ کر فوراً اس مذہب کی برتری کے متعلق کوئی رائے قائم کر سکتے ہیں۔ اور حقیقتاً یہی وہ مُلک ہونا چاہیئے تھا۔ جہاں لیظھرہ علی الدین کلہ والا رسول آنا چاہیئے :۔

پھر ایک اور کمال اس مُلک کا یہ ہے۔ کہ چونکہ یہاں ہر مذہب کی تبلیغی جماعتیں موجود ہیں۔ اور اس وجہ سے عملی طور پر **ہمیشہ ایک سلسلہ تبدیلِ مذاہب کا جاری رہتا ہے**۔ اس وجہ سے اس مُلک کے لوگوں کو دُوسرے ملک کے لوگوں کی نسبت تبدیلیٔ مذہب میں کوئی دِقّت۔ یا اس سے اتنی نفرت نہیں ہے برخلاف دوسرے ملکوں کے کہ وہاں ایک جمُود ہے۔

مسلمانوں کے لئے تو ایک یہ دلیل بھی ہے۔ کہ چند صدیوں سے مجددین کا سلسلہ اللہ تعالےٰ نے اس سرزمین ہند میں جاری کر رکھا تھا۔ اور اس طرح آنے والے موعود کے لئے ایک داغ بیل ڈال رکھی تھی۔ اور ایک جماعت اس کی پیشوائی کے لئے پہلے ہی سے تیار تھی۔ اُس گھڑی کی ایک علامت احادیث میں یہ بھی بیان ہُوئی ہے۔ کہ **حتیٰ تطلع الشمس من مغربھا**۔ منجملہ اس حدیث کے معانی کے ایک معنی یہ بھی ہیں۔ کہ آفتابِ اسلام پھر اُسی جگہ سے طلوع کرے گا۔ جہاں وُہ ایک دفعہ پہلے غروب ہو چکا تھا یعنی ہزار سال تک اسلام کی قوت اور اس کا غلبہ رہے گا۔ پھر وُہ غروب ہونا شروع ہوگا۔ یہاں تک کہ آخری مجدد اس کا تیرھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ اور اس کے بعد اسلام کا سُورج غروب ہو جائے گا۔ سو چونکہ آخری مجدد ہندوستان کا رہنے والا تھا۔ اور ہندوستان ہی وُہ مُلک ہے جس میں اسلام کی آخری کرنیں چمک کر بالآخر غائب ہوگئیں۔ اور یہی آفتابِ اسلام کا مغرب یعنی جائے غروب ہے سو اس حدیث میں یہ پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ دوبارہ احیائے اسلام یعنی خورشید اسلام کا طلوع بھی پھر اسی ملک سے ہوگا۔ جہاں وُہ غروب ہُوا تھا۔ اور ہم کو معلوم ہے۔ کہ وُہ آخری مجدد۔ اور آخری غروب اس سُورج کا ملکِ ہند میں ہُوا تھا۔ پس ضرور تھا۔ کہ اس جائے غروب سے ہی پھر وُہ سُورج طلوع ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سب پیشگوئیاں مسیح موعودؑ کے ظہُور کو ہندوستان سے وابستہ کرتی ہیں۔ اور اس طرح اس حدیث کی سچائی پر گواہ ہیں۔ کہ اسلام کا سُورج جس ملک میں غروب ہوگا۔ پھر اسی ملک سے اس کا دوبارہ طلوع بھی ہوگا :۔

اس پیشگوئی کے سوا بھی بہت سے اشارات انبیاء اور اہل اللہ کے ایسے موجود ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ موعود جملہ ادیان نے ہندوستان سے ہی ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسے دمشق کے مشرق کی طرف دیکھنا۔ اور کدعہ اس کی بستی کا نام بیان فرمانا۔ اسی طرح حضرت نعمت اللہ رحؒ ولی۔ اور حضرت باوا نانک رحؒ کی پیشگوئیاں اس بارہ میں مشہور ہیں۔ اور علاوہ اس کے بکثرت ہر مذہب میں ایسے الٰہی اشارات پائے جاتے ہیں۔ جن میں سرزمین ہند کی تخصیص موجود ہے۔

پس ضرور تھا۔ کہ ان مقدر کردہ الٰہی ارادوں کے ماتحت وُہ موعودؑ اسی ملک میں نازل ہوتا۔ نہ کسی اور ملک میں اور ساتھ ہی عقلی طور پر یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ صرف ہندوستان ہی اپنے مختلف مذہبوں۔ زبانوں۔ تہذیبوں۔ قوموں۔ دلچسپیوں۔ علمی اور عملی حالات کے ماتحت ایسا ملک ہے۔ جہاں ایسا موعودؑ آنا چاہیئے تھا۔

مبلغ مشرقی افریقہ کیلئے درخواست دُعا

۴۔ فروری کی نیروبی کی اطلاع کے مطابق شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہندو قوم کے نام دردمندانہ پیغام

ہندوستان اپنی قدیم تاریخ اور پرانے تمدن پر بجا طور پر نازاں ہے۔ وُہ اس وقت روشنی کا منار تھا۔ جب دُنیا تیرہ و تار تھی۔ وُہ اس وقت تمدن کا گہوارہ تھا جب دوسرے اکثر ممالک تہذیب سے ناآشنا تھے۔ اسلامی عقیدہ کی رُو سے ہندوستان خدا کی وحی کا سب سے پہلا مہبط ہے۔ کیونکہ حضرت آدم ابوالبشر کا اسی خطہ میں ظہور ہُوا۔ اور اسی جگہ سب سے قدیم الہام نازل ہوا :۔

ہندوستانی ہندو بھائیو! آپ کو بخوبی معلوم ہے۔ کہ پرماتما نے انسان کو ایک خاص مقصد کے لئے پیدا فرمایا ہے اس کے دل میں اپنی محبت کی چنگاری رکھی ہے۔ اس شعلہ محبت کو بھڑکانے اور انسانی فطرت کو صیقل کرنے کے لئے اس نے پیغامبر اور رشی مبعوث فرمائے اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ ہمارے آبا و اجداد میں روحانیت جلوہ افروز تھی۔ ہم انہیں اللہ تعالےٰ کے عشق میں دریاؤں، اور ندیوں کے کنارے، پہاڑوں، اور صحراؤں کی خلوتوں میں جان گداز پاتے ہیں۔ وہ اسی جذبۂ محبت کے ماتحت گھربار کو چھوڑ کر جنگل کی زندگی کو اختیار کرتے تھے۔ دُنیا اور دُنیا کی لذات سے مونہہ موڑ کر دُکھ اور تکلیف کی زندگی کو قبول کرتے تھے۔ وُہ سچے رشی تھے۔ وُہ پرمیشور کے عاشق تھے۔ اسلام ہم کو یہی سکھاتا ہے۔ کہ تمہارا پرماتما انسانوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ سب انسان اُسی کے پیدا کردہ ہیں۔ اس کی نظر میں کالے گورے کی کوئی تمیز نہیں۔ وُہ سب پر اپنے سُورج کو چمکاتا۔ اور سب کے لئے جان بخش ہوا بھیجتا ہے۔ کیونکہ وُہ رب العالمین ہے :۔

اسی طرح اس ایشور نے انسانوں کی راہنمائی۔ اور ان کی رُوح کی ابدی زندگی کی خاطر اپنے کلام کو اُتارا۔ اپنے نبیوں کو بھیجا۔ اور ان کے ذریعہ راستہ بھٹکنے والوں کو سیدھا راہ دکھایا۔ اسلام ہم کو بتلاتا ہے۔ کہ سب انسان بھائی بھائی ہیں۔ اور بلحاظِ انسانیت سب یکساں ہیں۔ اور خدا نے ہر قوم میں اپنے رشی اور پیغمبر بھیجے ہیں۔ اس لئے ہم نہ صرف بھارت ورش میں مبعوث ہونے والے نبیوں کی عزت کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں آسمانِ روحانیت کے چمکدار ستارے یقین کرتے۔ اور ان کی ذات پر فخر کرتے ہیں۔ برہما ہوں۔ یا رام چندرجی۔ یا کرشن مہاراج۔ ہم ان سب کو اسلامی تعلیم کے ماتحت خدا کے برگزیدہ بندے سمجھتے ہیں جو بھارت ماتا کے سدھار کے لئے ایشور کی طرف سے بھیجے گئے۔ ہمارا دل تنگ نہیں۔ اور ہمیں کسی سے ضد نہیں ہم دُنیا کے تمام مقدسوں کو بزرگ خیال کرتے :۔ اور تمام الہامی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں :۔

پیارے ہندو بھائیو! یقیناً آپ ہمارے ساتھ اتفاق کریں گے۔ کہ بھارت کی آج وُہ حالت نہیں۔ جو رشیوں کے زمانہ میں تھی۔ ہندوستانیوں کی رُوح میں وُہ قوت پرواز نہیں۔ جو گزشتہ زمانوں میں تھی۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ آج آرام اور سہولت کے سامان نہیں۔ شائد آرام کے سامان آج زیادہ ہوں۔ قطع مسافت کے لئے ریل۔ موٹر اور ہوائی جہاز تک موجود ہیں کھانے کے لئے ہر ملک کے پھل موجود ہیں پہننے کے لئے ہر قسم کے اعلےٰ سے اعلےٰ کپڑے موجود ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر پھر بھی میں کہوں گا۔ اور آپ بھی مانیں گے۔ کہ بھارت کی وُہ حالت نہیں۔ جو رشیوں کے وقت میں تھی۔ کیونکہ آج بھارت تو اسی خدا سے دُور ہے۔ اُن کے دلوں میں خدا کی محبت کی وُہ لو نہیں۔ جو برہما جی کے ساتھیوں میں تھی۔ ان کے دلوں میں خُدا سے ملنے کی وُہ تڑپ نہیں۔ جو حضرت رام چندرجی کے ملنے والوں کے دلوں میں تھی۔ اُن کے دلوں میں وُہ روحانی امنگ

اور اہل زمین کو خدا سے آشنا کرنے کا وہ قابل ستائش جذبہ موجود نہیں جو کرشن جی مہاراج کے شاگردوں میں موجزن تھا۔ یقیناً آج ہندوستان کی زمین پر ہر مذہب کے لوگ بستے ہیں۔ ہندو بھی ہیں۔ یہودی بھی ہیں۔ عیسائی بھی ہیں۔ بدھ بھی ہیں۔ مسلمان بھی ہیں۔ مگر کیا کوئی منصف مزاج انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ وید مقدس ایسے ہی ہندو بنانا چاہتا تھا۔ یا تورات وانجیل ایسے ہی یہودی اور عیسائی بنانے کے لئے نازل ہوئی تھیں۔ یا مہاتما گوتم بدھ موجودہ زمانہ کے بدھوں کی طرح بدھ بنانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ یا قرآن مجید ایسے ہی مسلمان بنانے کے لئے اترا تھا؟ ہرگز نہیں۔ ہر سچا اور حق پرست انسان کہیگا کہ یقیناً خدا کے رشی اور اس کی الہامی کتابیں انسان کو جس مقام پر لے جانے کے لئے آئے تھے۔ انسان آج اس مقام پر نہیں ہے۔ زبانوں پر خدا اور اس کے رشیوں کے نام ہیں۔ مگر اعمال میں وہ رنگ نہیں۔ منہ سے ان کتابوں کو پڑھا جاتا ہے۔ مگر ان کو دستور العمل نہیں بنایا جاتا۔ یہ حقیقت ہے۔ ناقابل انکار حقیقت۔ ہر ہندو۔ بدھ۔ یہودی عیسائی۔ اور مسلمان اس کا اعتراف کرتا ہے۔

اے عزیز برادران وطن: میں آپ سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ آپ تنہائی میں غور کریں۔ کہ کیا پرمیشور انسان کی اصلاح سے تھک گیا ہے یا اس کے خزانے ختم ہو گئے ہیں۔ یا اب وہ اصلاح کی ضرورت نہیں سمجھتا؟ آپ کی ضمیر اور آپ کا کانشنس آپ کو کہے گا۔ کہ خدا تھکتا نہیں۔ اس کے خزانے ختم نہیں ہوتے اور ہنوز انسان کی حالت شدید طور پر اصلاح کی محتاج ہے۔ پھر سوچئے کہ کیا ماتا پتا سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ایشور انسانوں کے اس طرح ضلالت اور تاریکی کی وادیوں میں بھٹکتے رہنے پر خوش ہو سکتا ہے۔؟ ہرگز نہیں۔ پس آؤ کہ ہم اس شیریں آواز کو سنیں جو کبھی گنگا کے کنارے بلند ہوا کرتی تھی۔ اس زندگی بخش ترانہ پر کان دھریں جو یردن کے کنارے پر حضرت مسیحؑ کی زبان سے گایا گیا۔ ہاں ہاں ہم خدا کی اس نہ ختم ہونے والی آواز کا تتبع کریں۔ جو رشیوں اور منیوں کے ذریعہ ہمیشہ سے انسانوں کو بیدار کرتی رہی اور انہیں خدا تک پہنچانے کا واحد ذریعہ تھی۔ اور ہے۔ بھائیو! مجھے فخر ہے۔ کہ وہ آواز اس مرتبہ پھر ہندوستان سے نمودار ہوئی اور نسل انسانی کو جمع کرنے کا اہم کام بھارت کے سپوتوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ رشیوں کا ایشور اور نبیوں کا خدا پھر آج اپنے بندے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ظاہر ہوا ہے۔ اور اس نے محبت اور پریم کی بانسری کے ذریعہ بنی نوع انسان کو وحدت کی طرف بلایا ہے۔ آج ملکی اور قومی تعصبات خونریزی کا موجب بن رہے ہیں۔ اور انسان مادیات کا شکار ہو رہا ہے اے رشیوں کی اولاد خدا کی آواز کو قبول کرو۔ اس آواز کو قبول کرنے والے رشیوں کے زمانہ کی برکات سے حصہ پاتے ہیں۔ ایشور ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ ان کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ انہیں اطمینان اور یقین عطا فرماتا ہے۔ سچ مچ یہ زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ میں آپ بھائیوں کو محبت بھرے دل کے ساتھ اس ابدی زندگی کے حاصل کرنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری۔

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہئے۔ کہ وہ ضرور میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائیگا میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ فرزند علی عفی عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال علوم

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے سالانہ جلسہ پر جو تقریر فرمائی اسکی چوتھی قسط درج ذیل کیجاتی ہے

ایمان کی حکمت

تمام مذہبی کتابیں ایمان کو ضروری قرار دیتی ہیں لیکن قرآن کریم کے سوا کسی نے ایمان کی حکمتوں کا ذکر نہیں کیا۔ کہ ایمان کیوں لایا جائے۔ اس سے علمی فوائد کیا حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ اس کے متعلق قرآن کریم نے مختلف مقامات میں کئی طرح کی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ایک مقام میں یوں فرمایا۔

الٓمٓ ذالك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوٰة ومما رزقنهم ينفقون والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون اولئك على هدى من ربهم واولئك هم المفلحون (سورۃ بقر)

دوسری جگہ فرمایا۔

اٰمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل اٰمن بالله وملئكته وكتبه ورسله لانفرق بين احد من رسله

پہلی آیت میں ایمان بالغیب کا ذکر ہے اور دوسری آیت میں ایمانیات کا ذکر کیا ہے کہ اللہ پر ایمان لایا جائے۔ نیز اللہ کے فرشتوں اور اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں پر ایمان لایا جائے

ایمانیات کے مختلف پہلو

ان ایمانیات سے دو چیزیں ایمان کے لئے وہ پیش کی گئی ہیں۔ جن کا وجود تو پوشیدہ ہے۔ لیکن ان کے افعال ظاہر۔ اور وہ دو چیزیں اللہ اور اس کے فرشتے ہیں۔

پھر دو چیزیں وہ ہیں۔ جن کا وجود تو ظاہر ہے۔ لیکن ان کی حقیقت پوشیدہ اور وہ خدا کی کتابیں اور خدا کے رسولوں کا وجود ہے۔

اللہ تعالےٰ جو خالق ہے۔ وہ تو نظر نہیں آتا۔ لیکن اس کی ہستی کا پتہ اس کی مخلوق سے لگتا ہے۔ اور افعال خالق جو ظاہر ہیں۔ اپنے فاعل پر جو پوشیدہ ہے۔ استدلال کے طریق پر بطور دلیل ٹھہرائے جاتے ہیں۔ جیسے ہر صنعت کا وجود صانع کے وجود کو ثابت کرنے والا ہے اسی طرح خدا کے فرشتے نظر نہیں آتے لیکن ان کے افعال جو اللہ تعالےٰ کے خدام کی حیثیت سے ظاہر ہوتے ہیں ان سے بھی استدلال کے طریق پر ان کے وجود پر دلیل پائی جاتی ہے۔ جسطرح ہوا اور بادل جو فاعل بالارادہ نہیں ان کے تغیرات کسی فاعل بالارادہ کی تحریک کا نتیجہ ماننا پڑتا ہے۔ پس وہ فاعل بالارادہ ہستیاں جو خدا اور مخلوق کے درمیان جوارح کی حیثیت میں کام کرنے والے ہیں وہی فرشتے کہلاتے ہیں اللہ اور فرشتوں کے بالمقابل خدا کی کتابوں اور خدا کے رسولوں کا معاملہ بالکل برعکس واقع ہوا ہے۔ یعنی خدا کے رسولوں اور کتابوں کا ظاہری وجود سب کے سامنے ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وجود کو مومنوں اور کافروں سب نے دیکھا۔ لیکن محمد رسول اللہ کی حیثیت کے لحاظ سے آپ کو صرف مومنوں نے دیکھا۔ کافروں نے آپ کے رسول ہونے سے انکار کر دیا۔ اسلئے کہ رسول اللہ ہونے کی شان اور حیثیت کافروں سے پوشیدہ رہی۔ اسی طرح خدا کی کتابوں کا حال ہے۔ مثلاً قرآن کریم کے الفاظ کو سب مومنوں اور کافروں نے سنا اور بین الدفتین قرآن کو سب مومنوں اور کافروں نے دیکھا اور ابتک دیکھتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت کہ قرآن اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے، یہ مومنوں پر ہی کھلی کافر قرآن کو کتاب تو مانتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے کافروں پر اب تک مخفی ہے۔

پھر ایمان لانے کیلئے بصیرت حقہ پیدا کرنے کے لحاظ سے استدلال کے طریق کو پیش کیا گیا ہے۔ جو تکلیف مالا یطاق نہیں کیونکہ انسان ہزارہا امور میں استدلال سے کام لیتا ہے۔ مثلاً ماں باپ اور رشتہ داروں کے متعلق یہ تسلیم کرنا کہ واقعی یہ اس کے رشتہ دار ہیں۔ اور جو باپ اس کا کہلاتا ہے۔ فی الواقعہ وہی اس کا باپ ہے اور جو کام وہ تجارت اور زراعت وغیرہ کے کرتا ہے۔ جن میں نتیجہ دیکھنے کے سوا ایمان بالغیب کے طور پر ہی کام کرتا ہے اگر ایمان بالغیب کا طریق اختیار نہ کرے تو وہ نہ باپ کو باپ مان سکتا ہے۔ نہ ہی دنیا کا کوئی کام کر سکتا ہے۔ بلکہ کسی بیمار کا کسی طبیب اور معالج سے علاج کرانا بھی ایمان بالغیب کے طریق کے بغیر ناممکن ہے۔

علم ادیان اور علم ابدان کی آپس میں مشابہت

علم ادیان اور علم ابدان چونکہ آپس میں بشدت مشابہت رکھتے ہیں۔ اس لئے طب کے قائلین کے لئے علم ادیان کے پیش کردہ طریق ایمان بالغیب کو تسلیم کرنے میں کچھ بھی دقت نہیں۔

دہریہ لوگ جو کسی مذہب کے قائل نہیں ہوتے۔ وہ بھی بیمار ہوتے پر اطباءؑ اور معالج ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور پھر طب کے طریق پر خدا تعالےٰ کی طرف سے ان پر اتمام حجت کیلئے ایک راہ نکل آتی ہے۔ حالانکہ طب کا علم ظنی ہے۔ تبھی تو ہزاروں مریض طبی معالجات سے صحت کا فائدہ حاصل کرنے کی بجائے مرتے اور قبرستان کی خاک کے سپرد کر دئے جاتے ہیں جب ظنی علم کی ہدایات جو اطباء پیش کرتے ہیں ان پر موافق نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی ایمان لاتے اور بہت سا روپیہ دواؤں پر اور اطباء اور ڈاکٹروں کی فیسوں پر بھی خرچ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ممکن ہے۔ کہ نتیجہ بجائے موافق نکلنے کے مخالف نکلے۔ اور بیمار بجائے صحت کے موت کا شکار ہو جائے پھر بھی لوگ اطباء کے متعلق وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ شائد بعض مذہب کے ماننے والے مذہبی امور پر بھی ایمان نہ رکھتے ہوں۔ لیکن الہامی کتاب کی سچی تعلیم کا نتیجہ باوجود مخالفانہ اسباب کے کبھی غلط نہیں نکلتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے جسقدر لوگوں نے مخالفت کی وہ دنیا پر مخفی نہیں۔ لیکن باوجود ان مخالفتوں اور مخالفانہ حالات اور اسباب کے قرآن کریم کی صحیح اور سچی تعلیم نے مومنوں سے جو وعدہ کیا وہ اسی دنیا میں ان کے لئے ظاہر کر دیا۔ اور اگر علم ابدان والے بھی علم ادیان کی پیروی میں کوشش کریں۔ تو ان کو کثرت کیساتھ کامیابی نصیب ہو۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے سورۃ بقرہ کی آیت الٓمٓ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین میں بتایا ہے۔ کہ طبیب ایسا ہو جو فن طب میں علمی اور عملی کمال رکھنے والا ہو۔ یہ الٓمٓ کے مفہوم کے نیچے معنوی مفاد ہے

پھر دوسری بات طبیب میں یہ ہو کہ اسے اپنے تجویز کردہ نسخہ میں اور اس تشخیص میں جو علمی طور پر اس نے کی ہے۔ کسی طرح کا بھی شک وشبہ دل میں باقی نہ ہو۔ اور اگر اس کے دل میں یہ خیال غالب ہے۔ یا یہ وسوسہ اثر انداز ہے۔ کہ میری تشخیص اور میرا تجویز کردہ نسخہ شائد صحیح نہ ہو تو اس صورت میں قطعاً نسخہ استعمال نہ کرے ہاں جب مختلف قرائن اور تشخیص کے مختلف پہلوؤں سے طبیب کے دل میں یقینی قوت بھر جائے۔ تب نسخہ استعمال کرائے۔ یہ مفہوم ذالک الکتاب لاریب فیہ سے لیا گیا ہے۔ کہ الکتاب نسخہ ہے۔ اور لاریب فیہ سے علم یقینی کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ اور پھر نسخہ ایسے بیماروں پر استعمال کرے جو متقی یعنی پرہیز بتانے پر پرہیز کرنے والے ہوں۔ نہ کہ بدپرہیزی کرنے والے۔ اور طبیب اور معالج کی ہدایت کے پورے طور پر پابندی کرنے والے اور ایسے متقی اور پرہیزگار وہ ہیں جن میں یہ اوصاف ہوں۔ اول یہ کہ ان کے دل میں طبیب کے متعلق اس کے دست شفاء کے متعلق اس کی تشخیص اور اس کے تجویز کردہ نسخہ کے متعلق اس کے پیشکردہ ہدایات کے متعلق پورا پورا حسن ظن ہو۔ اور اس کی ہمدردی اور حذاقت پر کامل یقین ہو۔ اور دل میں یہ خیال غالب اور یہ امید یقین سے لبریز ہو۔ کہ ضرور صحت ہو جائے گی۔ اور میں ضرور شفا پا جاؤں گا۔ یہ بات الذین یؤمنون بالغیب سے لی گئی ہے۔ پھر اس حسن ظنی اور یقین کے ساتھ دوا استعمال کرنے کے لئے دوا کی مقدار اور اس کے اوقات کی پابندی کا ضرور لحاظ رکھا جائے۔ اور یہ بات ویقیمون الصلوٰۃ سے لی گئی ہے کیونکہ نماز اپنی ہیئت کذائی کے ساتھ مقررہ اوقات پر اور مقررہ رکعات اور مقررہ اذکار پر مبنی ہے اور اس کے علاوہ حتی الوسع دواؤں کی قیمت کا بار طبیب پر نہ ڈالے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ بیمار سے یا اس کے تیمار دار سے اگر ہو سکے طبیب کو فیس دیا کرے۔ تا اس کے دل میں ہمدردی کے ساتھ مریض کے علاج کی طرف زیادہ توجہ ہو سکے۔ کیونکہ علاج اور شفاء میں طبیب کی توجہ کو بھی دخل ہے۔ اسی لئے طب کو لغت کے مفہوم میں سحر بھی کہتے ہیں۔ یعنی علم توجہ کا طریق۔ اور یہ بات کہ طبیب کی دوا ء پیشکردہ کی قیمت اور فیس ضرور ادا کرنی چاہیئے۔ یہ امر ومما رزقنٰھم ینفقون سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ اس طریق سے علاج کے موافق آنے سے وہ بات جو ھدیً للمتقین کے الفاظ میں بطور وعدہ کے پیش کی گئی تھی۔ کہ متقی اور پرہیز کرنے والوں کو ھُدیً یعنی صحت کی کامیابی ضرور مل جائے گی۔ اور یؤمنون بالغیب کے الفاظ میں وہ وعدہ الہٰی غیب میں تھا اور محض شنید تک۔ لیکن وبالآخرۃ ھم یوقنون اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون سے مریض کا علاج سے صحت میں ترقی کرتے کرتے مفلح اور کامیاب اور پورا تندرست ہو جانا یہ وہ حالت ہے۔ جو ھُدیً للمتقین سے علیٰ ھدی تک پہنچ گئی۔ یعنی ان کی شنید دید سے بدل گئی۔ اور ان کا غیب مشاہدہ سے اور ان کا ایمان عرفان اور ایقان تک جو آخری حالت ہے۔

اسی طرح اور بالکل اسی طرح مومن کے ایمان بالغیب کا حال ہے۔ کہ وہ ایمان بالغیب سے مَنْ کی روحانی قربانی کرتا ہے۔ اور ویقیمون الصلوٰۃ یعنی نماز سے مَنْ کے ساتھ تن کی بھی اور ومما رزقنٰھم ینفقون سے دھن یعنی مال کی قربانی بھی۔ تب سب کے سب حجاب جو درمیان میں ہوتے ہیں۔ اٹھ جاتے ہیں۔ اور مومن روحانی سلوک میں ترقی کرتے کرتے اس مقام تک جا پہنچتے ہیں کہ وہ خدا اور اس کے فرشتے جو پہلے پوشیدہ تھے۔ اب ایمانی ترقی سے۔ روحانی تعلقات اور عارفانہ انکشافات سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور وہ الہامی کتب اور خدا کے رسول جن کی الہامی کلام اور کلمات کی حقیقت پہلے پردہ میں تھی۔ اب روحانی ترقیات سے انسان خود الہام الہٰی اور کلام ربانی کا مورد بنکر اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ الہام اور رسالت کی حقیقت اس پر منکشف ہو جاتی ہے۔ اور صاحب حال ہونے سے مومن کا بھی ترقی کرنے سے غیب مشاہدہ سے بدل جاتا ہے۔ اور اس کا ایمان عرفان سے اور اس کی شنید دید سے اور اس کا ابتلاء اصطفاء سے اور اس کا اتقاء انعام اور فلاح سے۔ تب مومن فلاح پانے پر گویا اپنی منزل کو طے کرکے دوسروں کیلئے نمونہ ٹھہرتا ہے۔ اور خدا کی آیات سے وہ آیتہ کبریٰ اور نعمت عظمیٰ

نوٹس

منکہ الہ ڈوایا خاں ولد الیم علی خاں سکنہ ٹبی شیر خاں ملتان حال محافظ دفتر محکمہ انہار سندھ ڈویژن ڈیرہ غازیخاں نے اپنا نام اسد اللہ خان رکھ لیا ہے۔

مباحثہ راولپنڈی پر تبصرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیثیت

جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے یہ یقین رکھتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور قوت قدسیہ کے توسط سے مقام نبوت پر فائز ہیں۔ آپکی نبوت میں اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی نبوت میں نفس نبوت کے لحاظ سے فرق نہیں صرف ذریعہ حصول نبوت میں فرق ہے۔ راولپنڈی کے تحریری مباحثہ میں ہماری طرف سے ذریعہ حصول نبوت کا فرق سمجھانے کے لئے کالج کے ذریعہ امتحان دینے والے اور پرائیویٹ امتحان دینے والے کی مثال دی گئی تھی۔ اور اس طرح سمجھایا گیا کہ جس طرح پرائیویٹ امتحان کے ذریعہ سند حاصل کرنے والے اور کالج کے ذریعہ سند حاصل کرنے والے میں نفس حصول سند میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اسی طرح براہ راست نبوت پانے والے انبیاء اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور توسط سے نبی بننے والے کی نبوت میں نفس نبوت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ اگر فرق ہے تو ذریعہ حصول نبوت میں ہے

خدا ہدایت دے غیر مبایعین کے مناظر کو کہ اس نے مباحثہ راولپنڈی میں ہمارے پیش کردہ فرق کو تسلیم کر لیا ہے چنانچہ اس نے لکھا۔

"ذریعہ حصول کا فرق آپ بیان کرتے ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں مگر آپ کو پرائیویٹ اور کالج کے امتحان دینے کی مثال کے علاوہ کچھ اور سمجھ نہ آیا۔"

سنیئے مولانا! روپیہ سولہ آنہ کا ہوتا ہے خواہ یہ چوری کا ہو یا محنت مزدوری کا یا کسی کا عطیہ اس کی قیمت سولہ آنے ہی رہے گی مگر ذریعہ حصول کے فرق کے ساتھ حاصل کرنے والے کی حیثیت میں ضرور فرق آجاتا ہے۔

"چوری کا روپیہ جس کے پاس ہو وہ جیل میں جائے گا۔ قرض کا روپیہ جس کے پاس ہو وہ مقروض ہوگا محنت کا روپیہ جس کے پاس ہو وہ مالک کہلائیگا عطیہ کے طور پر اگر روپیہ ملے تو محصل دینے والے کے زیر احسان رہے گا۔

اس تحریر میں غیر مبایع مناظر نے جو "روپیہ کے سولہ آنہ" کی مثال پیش کی ہے۔ اس نے بہت عمدگی سے بتا دیا ہے کہ غیر مبایع مناظر نے تسلیم کر لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں روپے میں سے سولہ آنے نبوت کے پائے جاتے ہیں۔ یعنی نفس نبوت کے لحاظ سے آپ میں اور دیگر انبیاء میں فرق نہیں۔ ہاں ذریعہ حصول کے فرق کی وجہ سے حاصل کرنے والے کی حیثیت میں فرق آجاتا ہے۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ غیر مبایع مناظر اپنی مثال کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو چرائی ہوئی یا قرضہ پر لی ہوئی یا محنت سے حاصل کردہ نہیں سمجھتا۔ وہ اس نبوت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل تسلیم کر رہا ہے اسی لئے وہ اس کا نام ظلی نبوت رکھتا ہے۔ سو یہی ہمارا مذہب ہے۔ ہمارے نزدیک بھی اس نبوت کے محصل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس نبوت کے حصول میں احسان مند ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بھی آپ کے احسان مند ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے الہام میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرماتا ہے۔

كُلّ برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارك من علّم وتعلّم

یعنی ہر ایک برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس بابرکت ہے وہ جس نے تعلیم دی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بابرکت ہے وہ جس نے تعلیم پائی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ پس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں محسن اور احسان مند ہونے کی حیثیت کا فرق تو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔

اب اگر غیر مبایعین اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو محدثیت قرار دیں۔ تو یہ محض لفظی نزاع رہ جاتا ہے۔ والّا نفس نبوت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ بھی نبی تسلیم کر چکے ہیں۔ غیر مبایع مناظر کی پیش کردہ مثال کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے مناظر مولانا ابوالعطاء صاحب نے لکھا۔

"لیکن نبوت کے ثابت ہونے میں تو کوئی فرق نہ ہوگا۔ چیز تو وہی ہے خواہ آپ کو عطیہ میں ملے۔ خواہ آپ کمائیں اس سے روپیہ کی قیمت میں کیوں کمی آجائے گی۔ میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جب نبوت آنحضرت صلعم کے طفیل ملے تو بے شک ایسی نبوت پانے والے پر آنحضرت صلعم کا احسان ہوگا۔ مگر کون عقل مند کہہ دے گا کہ نہیں صاحب یہ تو نبوت ہی نہیں۔ کیا آپ کے خیال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ ہونا اس چیز کی قیمت کو گرانے والا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ بڑھانے والا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تمام نبیوں کے سردار ہیں"

پس غیر مبایع مناظر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور پہلے انبیاء کی نبوت میں صرف ذریعہ حصول نبوت کا فرق تسلیم کر کے آپ کی نبوت کا اقرار کر لیا۔

کیا غیر مبایعین اس بحث سے کوئی فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار:۔ قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائل پور

ملٹری کالج اور ملٹری اکیڈمی میں وظائف

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی طرف سے سرمایہ کی بہم رسانی کی منظوری کے تابع حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو کیڈٹ پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج اور انڈین ملٹری اکیڈیمی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہیں چند وظائف دیئے جائیں۔ ان کی تفصیلات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت ہند مرکزی محاصل میں سے زائد وظائف دینے کو تیار رہو گی۔ اور ان موخرالذکر وظائف کی تفصیلات بھی دی جاتی ہیں۔ لیکن جہاں تک معلوم ہؤا ہے۔ حکومت ہند ابھی کسی قطعی فیصلہ پر نہیں پہنچی لہذا اس اعلان سے یہ تصور نہ کیا جائے کہ حکومت ہند کسی صورت سے وظائف دینے کی پابند ہے۔

۱۔ ذیل کے وظائف کا انتظام حکومت پنجاب کی طرف سے کیا جائے گا۔

(الف) پانچ وظائف سالانہ جن میں ہر وظیفہ کی مالیت ۶۰۰ روپیہ سالانہ ہوگی پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج میں منتخب کیڈٹوں کو دیئے جائیں گے۔

ہر وظیفہ کی میعاد ۸ سال سے متجاوز نہ ہو گی۔

یہ پانچوں وظائف مندرجہ ذیل طریق پر تقسیم کئے جائیں گے۔

دو وظیفے وائسرائے کے کمیشنڈ افسروں۔ نان کمیشنڈ افسروں اور سپاہیوں کے بیٹوں کو جنہوں نے باقاعدہ ہندوستانی فوج میں خدمت سرانجام دی ہو۔ ایک وظیفہ ایسی جماعتوں کے کسی فرد کو جو عام طور پر ہندوستانی فوج میں بھرتی ہوتی ہوں (آگے چل کر ان کو انلسٹڈ کلاسز کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔)

دو وظیفے پنجاب کے جملہ باشندگان کیلئے ہوں گے

(ب) تین وظائف سالانہ جن میں سے ہر وظیفہ کی مالیت ۸ سو روپیہ سالانہ ہوگی۔ اور میعاد ۲½ سال تک یہ ایسے کیڈٹوں کو دئے جائیں گے جو پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج کا آخری امتحان پاس کرنے کے بعد کھلے امتحان مقابلہ کے ذریعہ انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہوں۔ ان میں سے ایک وظیفہ اینلسٹڈ کلاسز کے لئے اور دوسرے دو صوبہ کے جملہ باشندگان کے لئے قابل استفادہ ہوں گے۔

(ج) دو وظائف سالانہ جن میں سے ہر وظیفہ کی مالیت ۶ سو روپیہ سالانہ ہوگی۔ اور میعاد ۲½ سال تک وائسرائے کے کمشنڈ افسروں اور نان کمشنڈ افسروں اور باقاعدہ ہندوستانی فوج کے سپاہیوں کے بیٹوں کو دئے جائینگے۔ جو پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج کا آخری امتحان پاس کرنے کے بعد کھلے امتحان مقابلہ کے ذریعہ انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہوں۔

۲۔ ذیل کے وظائف جن کا انتظام حکومت ہند کی طرف سے ہوگا۔

(الف) دو وظائف جن میں سے ہر وظیفہ کی مالیت ۵ سو روپیہ سالانہ ہوگی۔ اور میعاد آٹھ سال سے متجاوز نہ ہوگی۔ ان منتخب کیڈٹوں کو دئے جائیں گے۔ جو پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج میں زیر تعلیم ہوں یہ وظائف وائسرائے کے ایسے کمشنڈ افسروں۔ نان کمشنڈ افسروں اور سپاہیوں کے بیٹوں کیلئے مخصوص ہوں گے۔ جو پنجاب کے باشندے ہوں اور جنہوں نے باقاعدہ ہندوستانی فوج میں خدمت سرانجام دی ہو

(ب) بالمقطع رقوم کے دو وظائف جن میں سے ہر ایک کی مالیت تقریباً ۱۳ سو روپیہ ہوگی۔ اس قسم کے کیڈٹوں کو دئے جائینگے جن کا بیان اوپر (الف) میں ہو چکا ہے۔ جب وہ پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج سے فارغ التحصیل ہو کر کھلے امتحان مقابلہ کے ذریعہ انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہوں گے۔

۲۔ پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج میں جملہ وظائف کے لئے یہ شرط ہوگی۔ کہ ہر وظیفہ کے متعلق ہر سال غور کیا جائیگا اور وظیفہ کو اسی صورت میں جاری رکھا جائے گا۔ جب کہ وظیفہ خوار تسلی بخش ترقی کر رہا ہو۔ اور کالج کا پرنسپل اس کی سفارش کرے

۳۔ پنجاب کے وظائف سے متعلقہ شرائط نیز درخواستیں پیش کرنے کے لئے مناسب طریقِ کار کی تفصیل کے متعلق عنقریب ایک اور اعلان شائع کیا جائے گا۔

اے۔ ڈی آسکوتھ

ہوم سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

اخبار فاروق کا جدید پروگرام

تجویز فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء کو جلسہ سالانہ پر جو پہلی تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمائی تھی۔ وہ اخبارات سلسلہ کی توسیع اشاعت کے متعلق تھی۔ جس کو تیس ہزار سے زائد مجمع نے سنا۔ جس میں حضور نے اخبار فاروق کے لئے خاص طور پر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"میں نے اس دفعہ ایڈیٹر صاحب فاروق کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ آئندہ فاروق کی طرز کو تبدیل کر دیں۔ اس ضمن میں میں نے ایک بات انہیں یہ کہی ہے۔ کہ وہ اُسے الفضل کے ہفتہ وار ایڈیشن کی طرح بنا دیں۔ اور اس میں الفضل کے وہ ضروری ضروری مضامین درج کر دیا کریں۔ جو ہفتہ بھر الفضل میں شائع ہوتے رہیں۔ اگر تمام مضامین کو شائع نہ کر سکیں۔ تو اہم اور ضروری مضامین کا انتخاب کر کے فاروق میں شائع کر دیا کریں۔ دوسرے میں نے انہیں یہ کہا ہے۔ کہ وہ اس میں خطبہ جمعہ شائع کیا کریں۔ تا وہ دوست جو صرف خطبہ لینا چاہیں۔ اس کو خرید سکیں۔ اسی طرح میں نے انہیں اور بھی بعض ہدایات دی ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ اس طریق پر فاروق کو چلائیں گے تو اس کی خریداری بہت بڑھ جائے گی اور اس کی ضرورت نمایاں طور پر جماعت کے سامنے آجائیگی"۔

مفصل تحریک جلسہ سالانہ کی تقریر دل کے ساتھ شائع ہوگی۔ اس وقت میں احباب کی یاد دہانی کے لئے یہ **اعلان** کرتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے تجویز فرمودہ پروگرام کے مطابق فاروق سال رواں جنوری ۱۹۳۸ء سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یعنی ۱۔ فاروق کا سائز الفضل کے برابر کر دیا ہے۔ ۲۔ کاغذ بھی عمدہ الفضل والا لگایا گیا ہے۔ ۳۔ فاروق میں روزانہ الفضل کے ہفتہ بھر کے پرچوں سے تمام ضروری اور اہم مضامین جن کا ہر احمدی تک پہونچنا ضروری ہے شائع ہوتے ہیں۔ ۴۔ فاروق میں خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت صاحب ایدہ اللہ اور دیگر ضروری تقریریں حضور کی الفضل سے نقل کی جاتی ہیں ۵۔ فاروق میں نظارتوں کے ضروری اعلانات درج ہوتے ہیں۔ ۶۔ فاروق میں تبلیغی رپورٹیں ہندوستان اور بیرونی مشنوں کی شائع کی جاتی ہیں۔ ۷۔ فاروق میں ہفتہ کی چیدہ عام خبریں لکھی جاتی ہیں۔ ۸۔ فاروق میں حسبِ گنجائش مخالفین اسلام وسلسلہ کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ ۹۔ فاروق میں صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ دیگر علمی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ ۱۰۔ فاروق ۱۲ صفحہ پر ہر مہینہ میں چار بار شائع ہوتا ہے ۱۱۔ فاروق کا چندہ بوجہ تبدیلی سائز وکاغذ وغیرہ صرف پانچ روپیہ سالانہ اور دو روپیہ آٹھ آنہ ششماہی جو پیشگی وصول ہونا چاہیئے۔ رکھا گیا ہے تاکہ ہر احمدی آسانی سے خرید سکے۔

دوستوں کو ہفتہ وار دارالامان کی تمام خبریں اور سلسلہ کے حالات اور مرکز کی اہم اطلاعیں اور عام خبریں اور خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ فاروق کے ذریعہ مل جائیگا تا آئندہ کوئی احمدی یہ عذر نہ کرے کہ ہمیں مرکز کے حالات معلوم نہیں ہوتے

پس احباب کو جلد سے جلد حضور کی تحریک کو عملی طور پر پورا کر کے فاروق کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا موجب ثواب اور خوشنودی حضور کا باعث ہوگا۔

میں فاروق کے خریداران کے اسماء گرامی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے اور حضور کی اطلاع کی غرض سے کہ قوم نے کہاں تک حضور کے ارشاد کی تعمیل میں قدم اٹھایا ہے وقتاً فوقتاً پیش کرتا رہوں گا۔

فاروق کے لئے درخواست خریداری مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے دلوں میں اس تحریک کو بابرکت کرنے کا احساس پیدا کرے۔ آمین

الداعی الی الخیر خاکسار میر قاسم علی

ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

اعلان

چک ۳۳ جنوبی۔ ملکیوالہ ضلع شاہ پور جس کا ڈاک خانہ پہلے چک ۴۴ جنوبی تھا۔ اب ڈاکخانہ خاص ہو گیا ہے۔ لہذا استدعا ہے۔ کہ اصحاب خط وکتابت کرتے وقت ڈاکخانہ خاص چک ۳۳ جنوبی ملکیوالہ تحریر فرمایا کریں۔ خاکسار۔ محمد شریف بی اے قادیان

وصیتیں

نمبر ۹۷۳ :- منکہ محمود علی ولد سید صادق علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میری اس وقت ماہوار آمدنی صرف اٹھارہ روپے ماہوار ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد میں سے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا

(۲) اگر میری زندگی میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے وارثوں کی طرف سے مجھ کو ملے گی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کر کے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے رسید حاصل کرلوں گا۔

(۳) میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد :- سید محمود علی ۲۲/۱/۳۸

گواہ شد :- نیاز محمد انسپکٹر پولیس میرپور خاص سندھ

گواہ شد :- عطاء اللہ ولد بابو الٰہی بخش صاحب مرحوم پوسٹل کلرک میرپور خاص

نمبر ۹۷۵ :- منکہ سردار بیگم بنت میاں عمر بخش صاحب مرحوم عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت تین سونے کی ڈنڈیاں ہیں جن کی قیمت ایک سو پانچ روپے کے قریب ہے اور ایک سلائی کی مشین ہے بیس روپے کی۔ یعنی کل جائداد ۱۲۵/- روپے کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتی ہوں۔ اور میری کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حق دار ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس کو حصہ وصیت سے منہا کیا جائیگا۔

بقلم ملک صلاح الدین ایم اے کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری دارالفضل قادیان

العبد :- سردار بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد :- عطاء اللہ مولوی فاضل دارالفضل قادیان

گواہ شد :- چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

نمبر ۹۷۶ :- منکہ گلزار بیگم زوجہ چوہدری اللہ بخش صاحب قوم ککے زئی عمر تاریخ پیدائش ۱۹۰۲ء تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۳/۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک سلائی کی مشین ہے جس کی قیمت ایک سو روپیہ ہے۔ میرا مہر ۵۰۰/- روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس چھ صد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر بوقت وفات میری اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حق دار ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل

کر کے رسید حاصل کروں۔ تو اس کو حصہ وصیت سے منہا سمجھا جائے گا۔

بقلم ملک صلاح الدین ایم۔ اے کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری دارالفضل

العبد۔ گلزار بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

گواہ شد:۔ عطاء اللہ مولوی فاضل دارالفضل قادیان۔

۴۹۶۶ مسکہ عائشہ بی بی بیوہ سید حسین شاہ صاحب مرحوم قوم سید عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۲۰ رجون ۱۹۲۶ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۳۷-۱۲-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ البتہ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ دس روپے ماہوار پر منحصر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ جو میں ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتی رہونگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ عائشہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ محمد علی خاں رئیس مالیر کوٹلہ قادیان

گواہ شد:۔ میمونہ صوفیہ معلمہ نصرت گرلز سکول

گواہ شد:۔ ممتاز بیگم اہلیہ سید انعام اللہ شاہ مرحوم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ آج مسٹر ٹامس سٹیوارٹ ریلوے ممبر نے مرکزی اسمبلی میں ریلوے بجٹ پیش کیا۔ گذشتہ سال بجٹ پیش کرتے وقت اندازہ لگایا گیا تھا کہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں ریلوے بجٹ کی آمدنی اخراجات سے بقدر ۱۵ لاکھ زیادہ ہوگی مگر اب اندازہ یہ ہے۔ کہ مالی سال کے اختتام تک اخراجات کی نسبت پونے تین کروڑ روپیہ زیادہ آمدنی ہوگی۔ اسی طرح ۳۹-۱۹۳۸ء کے مالی سال کے متعلق یہ اندازہ ہے۔ کہ اخراجات کی نسبت تقریباً ۲½ کروڑ روپیہ زیادہ آمدنی ہوگی ۳۸-۱۹۳۷ء کی آمدنی کا نیا تخمینہ یہ ہے کہ گذشتہ سال کی حقیقی زیادتی کی نسبت قریباً ۲½ کروڑ روپیہ کی زیادہ آمدنی ہوگی۔ مسٹر ٹامس سٹیوارٹ نے بجٹ میں اس امر کی وضاحت کی کہ موٹر اور ریل کے مقابلہ کے متعلق ریلوے تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر کس حد تک عمل کیا جارہا ہے انہوں نے کہا۔ کہ دست رفتہ مسافروں کو ریلوے سفر کی طرف دوبارہ متوجہ کرنے کے لئے اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے موزوں حصوں پر ریل گی کاریں چلائی جائیں گی۔ چونکہ موٹریں ریلوں کی نسبت مسافروں کو زیادہ سہولتیں فراہم کر رہی ہیں۔ لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ لائل پور اور جھنگ کے درمیان جو نئی سڑک تعمیر ہوئی ہے۔ اس پر تجربہ کے طور پر ریلوے کی موٹریں چلائی جائیں۔

بمبئی ۱۴ فروری۔ آج پانچواں اور آخری آل انڈیا ٹمیسٹ میچ ختم ہوگیا لارڈ ٹینی سن کی ٹیم نے ہندوستانی ٹیم کو ۱۵۶ رنز پر شکست دی۔ کل شام لارڈ ٹینی سن کی ٹیم نے دوسری اننگز میں سات وکٹوں پر ۲۰۹ رنز کی تھیں۔ آج صبح اس کا کل سکور ۲۸۸ ہوا۔ اس کے بعد ہندوستانی ٹیم نے کھیلنا شروع کیا۔ اور صرف ۱۳۱ رنز کیں۔ سکور کی تفصیل یہ ہے۔ لارڈ ٹینی سن ٹیم پہلی اننگ ۱۳۰ رنز دوسری اننگز ۲۸۸۔ ہندوستانی ٹیم پہلی اننگ ۱۳۱۔ دوسری اننگ ۱۳۱

لکھنؤ ۱۴ فروری۔ گورکھپور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ محلہ زاہد آباد میں گائے کی قربانی سے متعلق امتناعی حکم کی خلاف ورزی کے الزام میں تین ڈکٹیٹر۔ اور ۳۰۰ سے زائد رضاکار گرفتار ہو چکے ہیں۔ آج مزید جتھوں نے اپنے آپ کو سول نافرمانی کے لئے پیش کیا۔ مسٹر محمد فاروق ایم ایل اے اور مسٹر رضوان اللہ ایم ایل اے اور متعدد رضاکاروں کو جنہیں گذشتہ رات رہا کیا گیا تھا۔ دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

پٹنہ ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم بہار نے فیصلہ کیا ہے کہ جدید دستور اساسی کے ماتحت انہیں جو اختیارات حاصل ہیں۔ انہیں کام میں لاتے ہوئے سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں احکام بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ وزارت کے خیال میں یہ ایک مسئلہ ہے۔ کہ اگر اس میں گورنر کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت کی گئی تو وزارت فوراً مستعفی ہو جائے گی۔

کراچی ۱۴ فروری۔ گذشتہ ہفتہ لواری کے خلاف مسٹر لیت جج کے خلاف سول نافرمانی کرنے والے ۸۰۰ کے قریب مسلمان رضاکاروں کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے ان سب رضاکاروں کو رہا کر دیا ہے

لاہور ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے عید کے دن جو احراری مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ ان میں سے دو نے معافی مانگ لی ہے اور تحریری اقرار کیا۔ کہ آئندہ وہ مسجد شہید گنج کی طرف رخ نہ کریں گے۔ اس پر عدالت نے انہیں رہا کر دیا۔

لاہور ۱۴ فروری۔ نواب احمد یار خان دولتانہ نے نمائندہ "انقلاب" سے دوران ملاقات میں پرتاپ کی اس غلط بیانی کی تردید کی۔ کہ اس وقت تک اتحاد پارٹی کے کسی مسلمان ممبر نے مسلم لیگ کے فارم پر دستخط نہیں کئے۔ اور کہا۔ اتحاد پارٹی کے تمام مسلمان ممبروں نے مسلم لیگ کی ممبری کے فارم پر دستخط کر دیئے ہیں۔

ہنگاؤ ۱۴ فروری۔ چینی جنگ کے متعلق تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ چینیوں نے جاپانیوں کے خلاف جنگ چھاپوں کے طریقوں کو اختیار کر رکھا ہے چنانچہ پکین ہنکاؤ ریلوے کی طرف جاپانیوں کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے چینیوں نے ۵۴ میل تک لائن توڑ دی ہے۔ نیز نہر کے بند توڑ دیئے ہیں۔

ہری پورہ ۱۴ فروری۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں شروع ہوا۔ کمیٹی نے اس صورت حالات پر غور کیا۔ جو اجلاس وارد ہا کے بعد ملک میں پیدا ہوئی ہے۔ سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال اور ان کی رہائی کے سوال پر خصوصیت سے غور کیا گیا۔

لکھنؤ ۱۴ فروری۔ یوپی میں بھی سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کابینہ کے اجلاس میں اس مسئلہ پر بحث کی گئی۔ گورنر نے صدارت کی مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ معلوم ہوا ہے کہ وزراء کے ہری پور روانہ ہونے سے پہلے اس مسئلہ کا آخری اور قطعی فیصلہ کر دیا جائیگا

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سر رضا علی سابق ایجنٹ گورنر جنرل جنوبی افریقہ کل عازم ہند ہو گئے۔ روانگی سے پیشتر ڈربن میں انہوں نے پرزور اپیل کی۔ کہ جنوبی افریقہ کی یونین میں ہندوستانیوں کو حق رائے دہی دیا جائے۔ تاکہ جنوبی افریقہ اور ہندوستان کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں۔

لکھنؤ ۱۳ فروری معلوم ہوا ہے پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یکم مارچ کو یوپی اسمبلی میں خسارہ کا بجٹ پیش کریں گے تقریباً ایک کروڑ روپیہ اصلاح دیہات کے لئے مخصوص کیا جائے گا۔

امرتسر ۱۴ فروری۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱ آنے سے ۳ روپے ۴ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۳ آنے سے ۷ روپے ۲ آنے تک شکر روئی ۱۱ روپے ۸ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۵ آنے اور چاندی ۵۰ روپے ۱ آنے ہے۔

لاہور ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کھیم کرن کے قریب ایک گاؤں میں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نواحی علاقہ کے تقریباً دو ہزار سکھ عید کے دن مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے باز رکھنے کے لئے گاؤں پر چڑھ آئے۔ مسلمان بھی مقابلہ کے لئے تیار تھے۔ لیکن اس اثنا میں پولیس کو خبر ہوگئی۔ چنانچہ قصور سے پولیس کی زبردست جمعیت موقع پر پہنچ گئی اور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی